نورافشاں

——— آجکل قیصرہ باغ نہایت رونق افروز ہو رہا ہی جابجا ہر طرف سے راجگان و سرداران و اہل کاران و افسران انگریز اور ہزارہا عوام الناس اس مقام کی طرف دوڑ رہے ہیں۔ نہر کھولنے کی کارروائی کے لئے بڑے بڑے انتظام ہو چکے و ہو رہے ہیں۔ سب لوگ بڑی خوشی کے ساتھ حضور ویسرائے کشور ہند کے آنے کی انتظاری کرتے ہیں اور کتنے اُن کی ملاقات کے خواہش مند ہیں +

ایک اور جلسہ بڑی دھوم دھام کے ساتھ کیا جاویگا کہ جس میں خدا کی عدالت کی جاویگی۔ مسیح جسنے ہم گنہگاروں کے بدلے اپنی جان دیکر مُردوں میں سے پھر جی اُٹھا اور جناب عالی کے دہنے ہاتھ سرفراز ہوا اُسوقت بڑی دھوم دھام سے ہزارہا فرشتوں کے ساتھ اُترینگے اور صلح کی بادشاہت تمام دنیا پر جاری کرینگے۔ اُسوقت ہم میں سے کتنے اس بادشاہ کے آنے کی اور اُسکے جلسہ میں بیٹھنے کی انتظاری رغبت کے ساتھ کرینگے۔ اُمید ہی کہ روپڑ کے جلسہ میں اُن لوگوں کو کہ جنھوں نے سرکار کی مرضی کے موافق نیک کام کئے نیک نامی حاصل ہوگی۔ اسیطرح صرف اُن لوگوں کو جنھوں نے خدا کی مرضی کے موافق کام کئے یعنے اُسکی فرمانبرداری کی ہو خداوند عیسیٰ کے جلسہ میں انعام پاوینگے۔ دنیا کی عدالت میں بعض آدمی جو نیک نامی کے حقدار ہیں انعام سے محروم رہتے اور بعضے ایسے بھی ہیں جو ناحق نیک نامی حاصل کرتے ہیں جبکہ وے اس لائق نہیں مگر خداوند کے حضور کسیطرحکی طرفداری و بے انصافی نہ ہوگی اُسوقت ہزارہا جو اس دنیا میں نامور ہو رہے ہیں اُسوقت شرمندہ ہو کر پہاڑوں اور ٹیلوں کو پکارینگے کہ اے پہاڑو ہم پر گر پڑو اور اے ٹیلو ہمکو چھپاؤ کہ ہم اُس بزرگ قہار کے غضب سے بچیں اس لئے اے پڑھنے والو اپنے دلونکو آزماؤ اور دیکھو کہ آیا آپ اُس جلسہ میں جانے کے لائق ہیں یا نہیں +

——— انگریزی اخبارات سے معلوم ہوا کہ حضور کشور ہند مقام ننک روٹ دریا ہند پر خطرہ میں آگئے تھے حال یہہ ہی کہ ایک کشتی پر سوار تھے جو کہ خطرہ کے مقام پر کشتی پانی سے بھرنے لگی اور کچھ عرصہ تک اُسکے تباہ ہو جانیکا اندیشہ تھا۔ پھر اور ایک مقام پر جب پشاور لین میں ریل چلتی تھی تو ایک دم سے ٹرین ٹھہر گیا مسافر کھڑکی سے دیکھنے لگے تو کیا دیکھتے ہیں کہ افسران ریل ایک شخص کے پیچھے لپکے ہوئے دوڑے چلے جاتی ہیں اس شخص کو اس لئے پکڑا کہ ظن تھا کہ یہہ شخص ریل کے سامنے کوئی چیز رکھ کر ریل گرانا چاہتا ہی مگر تحقیقات کرکے معلوم ہوا کہ یہہ شخص ریل پر سو گیا تھا اور بس +

——— شہر نیویارک واقع ملک امریکہ میں ایک مورت بن رہی ہی یہہ مورت آزادی کی ایک صورت ہی ڈیل ڈول اُسکا مانند جسم عورت کے ہوگا جسکے دہنے ہاتھ میں ایک مشعل اُٹھائی ہوئی ہوگی اور دوسرے ہاتھ میں ڈھال اور ہتھیار جنگ کے پاؤنکے پاس پڑے ہونگے تمام مورت کی اُنچائی ایک سو چالیس فٹ کی ہوگی اس صورت کے قد سے تب پتا لگتا ہی جب بیان ہوتا ہی کہ اُسکے پیر کی بڑی اُنگلی پر بیس آدمی کھڑے ہو سکتے ہیں سنگتراش نے جو کہ اُسکو بنا رہا ہی اپنے دوستوں میں سے بیس آدمی دعوت کرکے اس مورت کی ایک ٹانگ پر جو کہ گھٹنے تک بنا ہوا ہی بٹھلا کر ضیافت کی چنانچہ یہہ مورت تمام دنیا کی مورتوں سے قد میں بڑی ہی تو بھی اہل امریکہ میں سے ایک بھی نہیں جو کہ اُسکے سامنے جھک سکے جو جھک نیوالے ہیں سو خداوند عیسیٰ مسیح کے حضور جھکتے ہیں جسنے اُس ملک میں لوگوں کو آزادگی بخشی اور جسکی روشنی سے وہ منور ہوئے +

——— ماہ دسمبر ۱۸۸۲ کی ۲۸ تاریخ سے لیکے تا کہ جنوری ۱۸۸۳ کی ۳ تاریخ تک مقام کلکتہ میں پادریونکا ایک بڑا جلسہ ہوگا کہ جسمیں کم سے کم چار سو پادری اور زنانہ مشن کے مس صاحبہ و میم صاحبہ حاضر ہونگے مشنریونکا ایسا کوئی جلسہ کبھی دنیا میں نہیں ہوا چنانچہ اُمید ہی کہ ناظرین تسلیم کرینگے کہ دین عیسوی کے اندر کچھ جان تو باقی ہی +

۱۴ ماہ حال کو مقام کلکتہ میں مکتی فوج کا بڑا جلسہ ہوا قریب چار ہزار آدمی عیسائی رومی یونانی۔ ارمنی۔ انگریز۔ باشندگان چین و برہما اہل ہنود و مسلمان بدمعاش عورتیں و مرد لشکر کے سپاہی و جہاز کے ملاح یعنے ہر طرح کے لوگ صف باندھے ہوئے بازار میں پھرتے اور گیت گاتے اور باجے بجاتے ہوئے گرجہ گھر میں داخل ہوئے کسیطرح کا ہنگامہ یا فساد نشان نظر نہ آیا اہل اسلام کا بھی ایک بڑا جلسہ ہوا اُنھوں نے بھی کچھ گانا شروع کیا مگر بسبب ناتجربہ کاری کے گیت گانا کامیاب نہوا پس تالی بجا کے چیر کرنے لگے یعنے انگریزوں کی نقل کرکے ہُرے ہُرے بولنے لگے ہماری صلاح ہی کہ کلکتہ کے اہل اسلام کچھ گانے بجانے کی مشق کریں تا کہ عبادت کے وقت بخوبی گا سکیں۔ اس حالہ سے معلوم ہوا کہ بمبئی کی پولیس کا اندیشہ مکتی فوج کی کارروائی کے سبب سے فساد ہوتا رہیگا سو بیجا تھا +

۱۶ برس کا عرصہ ہوا کہ قوم تلنگو احاطہ مدراس میں صرف چالیس عیسائی تھے۔ اب بیس ہزار عیسائی ہیں اِن میں ۴۱ ہندوستانی پاسبان ۱۵۰ اوستاد اور ایک مدرسہ علم الٰہی کہ جس میں ۷۵ طالب علم تعلیم پاتے ہیں +

کہ اگر صرف اتنا ہی ہوتا کہ بیس ہزار آدمی اپنے دھرم چھوڑ کر عیسائی دین میں شامل ہوئے تو کچھ بہت بھی نہ ہوتا مگر شکر کی بات ہی کہ یہہ بیس ہزار آدمی شیطان کی فرمانبرداری یعنے جھوٹ بولنا دغا و فریب وغیرہ چھوڑ کر خدا کی فرمانبرداری کر رہے ہیں +

——— کچھ تھوڑے دن ہوئے کہ شہر نیو آرلنس واقع ملک امریکہ سے صرف ایک دن کے اندر ۲ لاکھ ۳۹ ہزار ۷۵۰ من گیہوں انگلستان کیطرف روانہ کیا گیا +

مراسلات

کیا پادری جوزف کوک صاحب کا اتہام تھیوسافیکل سوسائٹی کے بارے میں سچ نہیں ہے؟

تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہوگا کہ ہمارے فخر پادری جوزف کوک صاحب نے تھیوسافیکل سوسائٹی کے بانیوں کے حق میں اپنے لکچروں میں جو بمبئی میں دئے تھے یہہ بات بیان کی تھی کہ اُنکے اصول و قوانین و فلسفہ محض پوچ اور لچر ہیں۔ اور ساتھ ہی اپنی دور اندیشی اور تجربہ کاری سے یہہ بھی فرمایا تھا کہ بانیان تھیوسافیکل سوسائٹی کے منصوبہ محض جادو و شر انگیز ہیں کہ جسکا اثر بنی آدم پر نہایت ہی بد نتائج پیدا کریگا۔ اسپر بانیان تھیوسافیکل سوسائٹی نے بڑے جوش میں آکر جو جی میں آیا وہ بکا اور اُنکے ولی سرپرست پنڈت دیانند صاحب اور اُن کے گُربھائیوں یعنے ممبران آریہ سماج نے بڑا ہی شور و غل مچایا جب کہ اخبار آریہ بابت ماہ اپریل ۱۸۸۲ء صیغہ اڈیٹوریل میں بڑی ہمدردی کے ساتھ تھیوسافیکل سوسائٹی کے حق میں یوں لکھتا ہے۔ "کہ تھیوسافیکل سوسائٹی اور آریہ سماج کا ایک ہی منشا ہے اور کسی قسم کی اہانت اور بدنامی جو سابق الذکر کے حق میں کیجاوے وہ موخر الذکر کے حق میں بھی ویسی ہی مضر اور آزاردہ ہے" ◆

ایک طرف تو یہہ دونوں سماجیں متفق ہوکر اکڑ رہی تھیں کہ وہ پادری کو کیسی شکست دی اور بمبئی سے مارے ڈر کے پادری بھاگ گیا۔ اور میڈم بلیوٹسکی صاحبہ نے پونا تک پیچھا کیا اور وہاں سے ایسا بھاگا کہ پھر پتا نہ لگا۔ ابھی اسی زعم فاسد میں دونوں سماجوں کے مزاج ساتویں آسمان پر تھے کہ یکایک تھیوسافیکل سوسائٹی تحت الثرا میں گر پڑے اور اُسکی بہ عرصہ دراز کی مکاری کا پردہ فاش ہوگیا اور ہمارے فلاسفر پادری جوزف کوک صاحب کی کلام کی صداقت سب پر آشکارا ہوگئی۔ شاید ناظرین اخبار یہہ سمجھیں گے کہ میں کسی مخالف کے قول سے اپنے دعوی کو ثابت کرونگا مگر یہہ بات نہیں ہے بلکہ خدا کے عجیب انتظام اور حکمت سے ہے۔

وہی پنڈت صاحب اور وہی ممبران آریہ سماج ہیں جو بانیان تھیوسافیکل سوسائٹی پر اکڑتے تھے اور اُنکی راستبازی اور دیانتداری اور علم و کمال پر فدا تھے اب اپنے اخبار آریہ میں اُنکو بے ایمان اور جاہل ٹھہراتے ہیں۔ چنانچہ وہ مضمون آریہ اخبار مطبوعہ ماہ مئی میں یوں چھپا ہے جسکا ترجمہ یہہ ہے "ہم سب لوگوں کو اس امر کی اطلاع دیتے ہیں کہ آریہ سماج اور تھیوسافیکل سوسائٹی کا اتفاق و میل فسخ ہوگیا۔ آریہ سماج اور تھیوسافیکل سوسائٹی کا میل اس امر پر مبنی تھا کہ موخر الذکر نے ویدک مذہب کو جسطور پر کہ معزز سوامی دیانند صاحب نے شرح اور تفسیر کی تھی قبول کیا اور اُس پاک اور مفید کام میں جی جان سے ترقی کرنیکا وعدہ کیا تھا اب وہ میل و اتفاق اس وجہ سے ٹوٹ گیا کہ بانیان تھیوسافیکل سوسائٹی بُدھ مذہب کے مرید بن گئے اور اب وید والے مذہب کے مرید نہیں ہیں وہ ہندوستان کو بطور طالب علموں کے آئے لیکن اُنہوں نے اپنی ایک سوسائٹی علیحدہ مقرر کرکے اپنے تئیں خود معلم ٹھہرایا۔ جس سوسائٹی سے ہندوستان کو کچھ فائدہ نہیں ہے۔ اُس ابتدائی مبلغ دس روپیہ کی نسبت جسکو وہ ممبروں سے سوسائٹی میں داخل ہونے پر لیتے تھے یہہ وعدہ تھا کہ وید کی فلسفہ کی از سرِ نو جلانے اور ترقی دینے میں صرف کیجاویگی مگر اب تک اس کام کے لئے ایک کوڑی بھی نہیں دی۔ وے جو عالم کو اب اس امر کی اطلاع دیتے ہیں کہ وہ (یعنے بانیان تھیوسافیکل سوسائٹی) بہت برسوں سے بُدھ مذہب رکھتے ہیں اور پیشتر اسکے کہ سوامی صاحب یا اُنکے آریہ سماج کا وجود ہوا اُس مذہب میں بہت عرصہ سے تھے اب جب کرنل آلکاٹ کے مندرجہ ذیل خطوں کو پڑھینگے تو آئندہ کو ایسی جھوٹی بناوٹوں سے خبردار ہوجاوینگے" اس عبارت کے بعد کئی ایک خط کرنل آلکاٹ اور میڈم بلیوٹسکی کے جو امریکہ سے سوامی صاحب کے نام ہندوستان بھیجے گئے تھے اپنے دعوی کی تائید میں نقل کئے ہیں۔ پھر بمبئی کی آریہ سماج کے چند ریمارکس تھیوسافیکل سوسائٹی کے حق میں نقل کئے ہیں ریمارک اول میں یوں مندرج ہے کہ "کرنل آلکاٹ صاحب کے خط مورخہ ۱۸ جنوری ۱۸۷۸ء سے ہم یہہ بات صاف طور پر سمجھ سکتے ہیں کہ دونوں شخص یعنے کرنل آلکاٹ اور میڈم صاحبہ تاریخ مذکورہ بالا تک (یعنے ۱۸ جنوری ۱۸۷۸ء) خدا کے وجود کے قایل تھے مگر پچھلے سال ماہ ستمبر ۱۸۸۱ء میں جس وقت شہر میرٹھ میں تھے تو میڈم صاحبہ اور کرنل آلکاٹ صاحب نے اکثر ایک معزز صاحبان کے روبرو یوں کہا کہ ہم خدا کی ہستی پر بالکل یقین نہیں کرتے" ہم سخت تعجب کرتے ہیں کہ آریہ سماج نے ایسی بڑی بڑی بے ایمانیاں و بے اعتدالیوں کو جانکر کیوں اتنے عرصہ تک عوام سے چھپایا جب آریہ سماج کو یہہ بات بھی معلوم تھی کہ یہہ لوگ آتش پرستوں میں آتش پرست۔ دہریوں میں دہریہ۔ بُت پرستوں میں بُت پرست۔ آریوں میں آریہ۔ جیسا کہ اخبار آریہ ماہ جولائی میں لکھا ہے۔ اور پھر اُسی اخبار مطبوعہ ماہ جولائی میں تھیوسافیکل سوسائٹی کے بارے میں اپنی رائے تبدیل کرنیکی نسبت یوں لکھتے ہیں کہ "ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ہمارے خیالات (تھیوسافیکل سوسائٹی کی نسبت) جیسے کہ ہمارے اخبار مطبوعہ اپریل میں تھے ویسے ہی اخبار مطبوعہ مئی میں نہیں ہیں اور اس تبدیلی رائے کی وجہ حسب قانون چہارم آریہ سماج کے ہے جسکا مطلب یہہ ہے کہ ہر ایک آریہ کو ہمیشہ سچائی کے قبول کرنے پر طیار رہنا چاہئے اور ہر ایک ناراستی کو جسوقت کہ وہ ظاہر ہو ترک کرنا چاہئے"۔ واہ قانون چہارم کا برتاؤ خوب ہوا۔ کرنل صاحب و میم صاحبہ بقول اڈیٹر عرصہ آٹھ ماہ سے دیانند صاحب کے منہہ پر برملا معزز لوگوں کے سامنے دین کا بگل پھونکیں اور ہمارے اڈیٹر اخبار ماہ اپریل تک اُنکے نام کی مالا رٹیں۔ اگر یہہ عذر کریں کہ ہمکو اس امر کی خبر نہیں ہوئی تھی اب پیچھے سے معلوم ہوا تو پنڈت دیانند بانی آریہ سماج پر ایسے بھاری امر کی اطلاع نہ دینے پر

آیا ہی۔ ان ہر دو صاحبوں میں سے ایک صاحب ضرور قانون چہارم کے توڑنے والے ٹھہرے۔ مگر میں اڈیٹر صاحب کو صلاح دیتا ہوں کہ اس بارے پنڈت صاحب کو سبکسار کر دیں تو بہتر ہی۔ یہہ بھی کہا جاسکتا ہی کہ کرنل صاحب اور میم صاحبہ کی بدچلنیوں پر دیدہ و دانستہ اس باعث سے طرح دی گئی کہ معافی اور صبر سے وے نیک چلن بن جاویں۔ تو یہہ بات بھی سوامی صاحب کی تعلیم کے خلاف ہی بلکہ بقول سوامی صاحب مقدس وید کے خلاف ہی کہ کسی مجرم کو معاف کیا جاوے بھلا جب اللہ میاں کسی کو معاف نہ کریں تو آریہ سماج کسطرح بد مجرموں کی رعایت کر سکتی ہی۔ بعد ازاں اخبار آریہ ماہ منی میں اڈیٹر صاحب اپنے آرٹیکل کو یوں ختم کرتے ہیں کہ ؎ ہم صرف یہہ بات اور کہنا چاہتے ہیں کہ لوگوں کے واسطے سب سے بڑا امر مطلوب خدا ہی اور وہ لوگ جو خدا پر بھروسہ نہیں کرتے جیسا کہ ویدمیں اُنکی نسبت بیان کیا گیا ہی اور جسمیں (یعنے ویدمیں) نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی تعلیمیں یوگ ودیا کی نسبت مندرج ہیں ہرگز ہرگز یوگی نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ ہم ایک بیرنگ گرافت بھی گزٹ میں دیکھتے ہیں جو بابت کی عوام کو تشہیر کرتا ہی کہ آریہ سماج کے بانی پنڈت دیانند صاحب عام و خاص کو اِس امر کی اطلاع دیتے ہیں کہ نہ تو کرنل آلکاٹ اور نہ مڈم بلیوٹسکی ایک شمہ بھی یوگ ودیا کی بابت جانتے ہیں جیسا کہ قدیم زمانہ کے یوگی جانتے تھے۔ ہاں وہ بیشک کچھ کچھ مسمیریزم اور طبعی علوم کی نسبت (جیسا کہ بمبئی انسٹیٹیوشن میں سکھلایا جاتا ہی) درخصوص علم الیکٹریسٹی (یعنی علم بجلی) کی نسبت جانتے ہیں اور یا وے نہایت چالاکی کے ساتھ فریب دینے کا ہنر جانتے ہیں (یعنے زمین کے تلے پوشیدہ بجلی کی تار چھپی ہوئی رکھتے ہیں یا دیگر قسم کے پوشیدہ اوزار و سامان وغیرہ) جسکی نسبت اُنکا یہہ بیان ہی کہ ہم یہہ عجیب عجیب کام بغیر کسی سامان اور اوزار اور بغیر کسی پوشیدہ انتظام و تدبیر کے وسیلہ سے عمل میں لاتے ہیں اور وہ محض وہ طاقتیں ہیں جو نیچر میں پائی جاتی ہیں (یعنی علم بجلی) اور جسکو کہ وہ ؎ اپنی اختیار مرضی ؎ بتلاتے ہیں (محض) جھوٹ بولتا ہی ؎ افسوس صد افسوس ہمارے پنڈت صاحب نے اِس فریب کو اب ظاہر کیا۔ ہماری رائے میں بہت دیر ہوئی۔ کیونکہ کرنل صاحب اور میم صاحبہ نے سیکڑوں کو اپنے دام میں پھنسا لیا۔ ہندوستان کے سادہ اور بیوقوف لوگ اب مشکل سے پنڈت صاحب کی بات پر یقین کرینگے۔ سخت حیرت کا مقام ہی کہ تین چار برس سے یہہ کرنل اور میم صاحبہ پنڈت جی کے شاگرد رشید تھے اور اُسوقت سے لیکر اب تک کبھی پنڈت جی کو یہہ بات معلوم نہ ہوئی اور اگر معلوم ہوئی تھی تو ظاہر نہ کرنے کی کیا وجہہ ہوئی۔ ضرور کچھہ دال میں کالا ہوگا۔ ہماری رائے میں کرنل صاحب سے بڑی نادانی ہوئی یا یوں کہیں کہ پالیسی میں چوک گئے کیونکہ کرنل صاحب نے حسب وعدہ وہ روپیہ فیس کے جو وہ اپنے شاگردوں سے لیتے رہے مقدس وید کے فلاسفہ کے مشتہر نہیں بانی آریہ سماج کو بھینٹ نہ چڑھائی۔ اگر کرنل صاحب اپنے ایفاء وعدہ میں وفادار رہتے اور روپیہ مذکورہ بالا میں سے اپنے گرو جی کی نذر کرتے رہتے تو اغلب ہی کہ گناہوں کا فدیہ ہو جاتا۔ مگر بقول شخصے۔ لوبھی گرو لالچی چیلا دونوں نرگ میں ٹھیلم ٹھیلا ✚

راقم۔ جی۔ ایم۔ مین پوری

انعقاد جلسۂ غمخواری حیوانات

مدت سے بیچارے جانوران بارکش۔ جو ملازموں کے اختیار میں رہتے تھے۔ بے جو لالچی مالکان کی تملیک میں دُکھہ بھوگتے تھے جفا و ستم اُٹھاتے تھے بحت ناقہ و مشقت مالا یطاقہ کی زیر باری میں جان کھپاتے تھے۔ زبان حال سے اپنی فریاد اُس ارحم الراحمین کے حضور سُناتے تھے جو دلوں اور گُردوں کے راز جانتا ہی۔ بیکسوں اور بے زبانوں کی فریاد سنتا اور مانتا ہی۔ اُنکی دعا کا تیر بر ہدف آیا۔ بعض کریم النفس حلیم الطبع بزرگوں نے یہہ ٹھہرایا کہ اِس امر میں توجہہ کیجاے۔ اور مختلف اشخاص کی رائے لی جاے

بدیں غرض حال کرے گورنمنٹ سکول میں ۶ نومبر ۱۸۸۲ء کو بوقت چار بجے شام ایک عام کمیٹی جمع ہوئی۔ صاحبان ذیل رونق افروز تھے۔ جناب تحصیلدار صاحب۔ جناب نائب تحصیلدار صاحب۔ جناب رائے بھاگ سنگھہ صاحب۔ جناب باوا امر سنگھہ صاحب۔ جناب پادری بیرنگ صاحب بہادر۔ جناب بابو سنگی صاحب علاوہ اُنکے بہت سے شرفا۔ تجار۔ علماء۔ طلباء۔ زیب و زینت اُس مجلس کے تھے۔ وہ محفل ارم شمائل۔ فرخندہ نشان خجستہ بنیان۔ فی الواقع محل نزول رحمت اور مقام قبولیت کا تھی۔ کیونکہ وہاں شائبہ ریا کا نام نہیں تھا اور سوائے ترحم اور دلسوزی کے دوسرا کام نہیں تھا ✚

جب وہ مبارک جلسہ ایسے نیک ارادے۔ اور پاک نیت سے انعقاد پا چکا۔ اور ہر صاحب محفل حسب مراتب و مدارج جلوس فرما چکا۔ اُسوقت لیاقت مجسم رائے بھاگ سنگھہ صاحب نے کھڑے ہوکر ایک نہایت عمدہ مضمون پڑھا۔ عبارت اُسکی نہایت خوب۔ اور مفہوم اُسکا مرایک اہل طبع کا مرغوب اُسکی زباندانی عیاں کروں۔ یا اُسکی نکتہ رسی کا بیان کروں۔ محاورات سے بھرا ہوا مضمون تھا۔ رقت اور رحم سے مملو اور مشحون تھا۔ اُسکے بعد تحصیلدار صاحب کی طرف سے لالہ بشمبرداس صاحب نے بڑی فصاحت سے ایک مضمون بتائید امر مذکور سُنایا۔ جسکے سُننے سے حاضرین نے بہت حظ اُٹھایا۔ بعدہ ایک اور مضمون پڑھا گیا ✚

اُسکے بعد سید محمد علیشاہ نے ایک مضمون صاف اور عام فہم پڑھا اُسکی خوبی عبارات اور لطف اشارات سے سامعین محظوظ ہوے بعد ازاں بابو پربھو دیال ماسٹر صاحب نے عمدہ مضمون پڑھا۔ اُسکی نشست الفاظ اور بست فقرات قابل شنید تھی ✚

اُسکے بعد لالہ موتی چند صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ سکول نے متانت سے بھرا ہوا مضمون پڑھا۔ اُسکی ملاحت سے ذائقہ سامعین کا نمکین تھا اور اُسکی عذوبت سے دامن اشتیاق



حلاوت آگین تھا۔ اِسکے سُننے کا لطف اور حظ وہی جانتا ہی جسکے کان میں وہ شیرین آواز پہنچی +

سب سے آخر مولوی محمد حسین صاحب نے ایک مضمون مُدلل بدلایل پڑھا ہر حرف شگرف اُسکا مخزن اسرار نون والقلم وما یسطرون۔ اور ہر لفظ بدیع اُسکا کالدر الغرر المکنون تھا۔ بعدہ بابو نگی صاحب ہیڈ ماسٹر بورڈنگ انارکلی ٹبالے ایک مختصر تقریر کی اُس تقریر دلپذیر کے نشہ سے وضیع و شریف مست و سرشار تھے۔ اور اُس بیان گوہر فشاں کی رقت سے حاضرین اشکبار تھے۔ جب یہہ سب کچھ ہو چکا دریائے رحمت اور شفقت جوش میں آیا۔ باتفاق رائے جملہ حاضرین محفل اِس کار خیر کے اہتمام و انصرام کیواسطے ۳۶ ممبر چنے گئے۔ اور پھر اُنکی مرضی کے موافق، ممبر علاوہ ممبران میونسپل کمیٹی کے اختیار کئے گئے اور تجویز و تدبیر اس امر کی جلسہ آئندہ پر ملتوی رہی۔ جلسہ برخاست ہوا۔ اور اہل جلسہ محظوظ و مسرور و مرخص ہوئے +

منجملہ مضامین مذکور بالا کے ایک مضمون ہدیہ ناظرین ہوتا ہی عنایت فرماکر ہمراہ ان چند سطور کے درج اخبار فرماکر ممنون فرماویں +

حمد لیست حکیم حقیقی را ز حیطہ حد و حساب بروں۔
کو کرد طبایع را شایع ز اسرار صنایع بوقلموں۔
بیرونست حقیقت صنعت او از وہم بشر ماز صفو و کدر۔
در فہم نیاید وہم ممکن ایں سہم سیند از ای کفیحر۔

شروع کلام کا اُس مالک الملک کے نام پر ہوتا ہی۔ جس نے نوع بنوع کے انعام اور قسم قسم کی تشریف سے حضرت انسان کو مفخر و ممتاز فرمایا۔ اور اُسکو اپنے فضل سے ایسی خوبصورت شکل پر بنایا۔

بیت

بہائیم بروا اندر اُفتادہ خوار۔ تو ہمچوں الف بر قدمہا سوار۔
نگیوں کردہ ایشاں سر از بہر خورد۔ تو آری بعزت خورش پیش سر

نہیں ہاتھ پاؤں کے ذریعہ سے دنیا کے تمام پیشہ اور حرفہ کامل طور سے انجام دئے جاتے ہیں۔ میاں جولاہے کو اِسی وضع کے درکار تھے۔ تاکہ پاؤں سے دھاگہ دبائے ہاتھ سے نلی چلائے۔ بڑھئی۔ لوہار۔ کسان زمیندار۔ کُل اہل حرفہ عام و خاص۔ حتی کہ مطرب و رقاص۔ اِسی قسم کے اعضا کے طالب ہیں۔ دیکھو اپنی صنعت کی اقلیدس کے ذریعہ سے بغیر مدد اوزار کے ایک ہاتھ میں کتنے بند پیوند کئے ہیں۔ تاکہ ہر کسب کے استعمال کے شایاں ہو۔ اور مُٹھی بند کرنا اور کھولنا آسان ہو +

بیت

بہبیں تا یک انگشت از چند بند۔ باقلیدس صنع درہم فگند۔

اپنی حکمت سے زبان اور کان کو دل کے صندوق کی چابی بنایا۔ اگر زبان ناطق نہ ہوتی۔ کسطرح دل کی بات فصاحت سے ادا کیجاتی۔ اور کان کے جاسوس اگر نہ ہوتے دل کے سلطان کو کسطرح خبر پہنچتی۔ دونوں کان دو سنتری ہیں گویا ایک سلطان سے دوسرے سلطان کو اخبار پہنچاتے ہیں +

متکلم کو لفظ شیرین۔ اور سامع کو ادراک مضامین عنایت کیا۔ دل میں ارادت۔ اور زبان میں اقرار اُسی نے پیدا کیا۔ اگر ہمنے اُسکی تعریف کی تو کیا کیا؟ اور اگر ہم نے اُسکے نام سے کچھ دیا تو کیا دیا؟ +

بیت

جان دی دی ہوئی اُسی کی تھی۔
حق تو یہہ ہی کہ حق ادا نہ ہوا۔

باوصف اِسکے ہمکو لازم ہی کہ اُسکی ستایش و نیایش میں رطب اللسان اور عذب البیان ہوویں۔ مثل اُس مالی کے جو مالک چمن میں باغبان ہی۔ گو سب گُل بوٹا مالک کا ہی ہی مالی اُسی چمن سے گلدستہ بناکر پیش کرتا ہی +

بیت

برد بوستان بان بایوان شاہ۔ بہ تحفہ ثمر ہم ز بستان شاہ

نسیم اُسی کے حکم سے آتی ہی۔ باغ میں ہر قسم کے گُل کھلاتی ہی۔ نسرین و قرنفل اُگاتی ہی۔ خیری و خطمی خوشبو پھیلاتی ہی۔ سُنبل ریا سمن نشو و نما پاتی ہی۔ کاکل بنفشہ لہراتی ہی +

نظم

عقل حیراں شود از خوشۂ زرین عنب۔
وہم عاجز شود از حُقۂ یاقوت انار
گو نظر باز کن و خلعت نارنج بہ بیں۔
اکیہ باور نہ کنی فی الشجر الاخضر نار
نعمت بار خدا یا ز عدد بیرونست۔
شکر انعام تو ہرگز نکند شکر گذار

خصوصاً شکر ایں موہبت عظمی و عطیہ کبرا واجب و لازم ہی کہ بادشاہ عادل کے زمانہ میں خلعت وجود ہمکو عنایت کی +

بیت

زہی ملکہ نیکی پسند و خدائے۔ وہ خسرو عادل و نیک رائے

اِس سلطنت عالیہ کے تسلط اور ممالک برطانیہ کے تصرف کے یُمن سے رعایا کی رفاہیت۔ اور عامہ برایا کی منفعت کیواسطے انواع فوائد اور اصناف منافع کمن غیب سے منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئے۔ اکتساب علوم اور تحصیل فنون کے مدارس شفاخانے۔ پوسٹ آفس۔ مسافر خانے۔ صفائی طریق امصار ٹیلی گراف۔ فوٹو گراف۔ اور ریل وغیرہ لاتعد و لاتحصی عجائب و غرائب۔ اور قسم قسم کی ایجادیں ظہور میں آئیں۔ سوئی سلائی کا تو کیا ذکر ہی۔ میں تو دیا سلائی کی ایک تیلی کا شکر ادا نہیں کرسکتا ہوں +

اِسکے بعد ارباب کیاست اور اصحاب فراست کی رائے انور پر مخفی اور محتجب نرہے۔ کہ انسان کی طبایع پیدایش میں مختلف ہیں۔ کوئی سُنی ہی کوئی شیعہ۔ کوئی سناسی ہی کوئی بیراگی۔ اِسکے سوائے یہہ تمام تخالف اور تباین اور تناقض جو افراد انسان کے حالات میں نظر آتا ہی اختلاف طبیعت کا ہی اثر ہی۔ ایک کے خیال میں ایک امر موجب ثواب و باعث برکات ہی دوسرے کے نزدیک وہی امر تضیع اوقات ہی۔ ایک نہانے کا ذکر کرتا ہی۔

دوسرا گرانے کا فکر کرتا ہے۔ ایک جود و سخاوت میں کمال ہے۔ دوسرا بخل میں عدیم المثال ہے بعضے دلشاد اور خوشحال ہیں۔ بعضے مغموم اور پر ملال ہیں ✚

بیت

الغرض ہمہ خوبہائے جہاں زابداع بدائع گشت عیاں۔
بعضے مغموم رجوم صنم بعضے مخدوم بجملہ جہاں

مشاہدات صادقہ اور تحقیقات واثقہ سے یہہ امر بہ ظاہر ہے۔ کہ انسان کی طبیعت ہر چند مختلف ہے۔ الا ایک امر میں جمیع افراد بشر متفق ہیں یعنی (رحم) یہہ ایسا مبارک لفظ ہے کہ اسمیں کسی کو مخالف نہیں۔ کیا ہندو۔ کیا مسلمان۔ کیا عیسائی اِسمیں سب متفق ہیں۔ اور خواستگار ہیں کہ اسکی تعمیل ہو اگرچہ بعض ابناء انسان ایسے نرم اور ملائم لفظ کو اپنے واسطے اور غیر کے واسطے بھی پسند کرتے ہو جیسا کہ گیا ہے کہ رحم کر تجھ پر بھی رحم کیا جائیگا۔ بہ نسبت سب کے ہم تو قدرت نے سرشت میں ڈال دی ہے۔ نہ صرف ہم جنس کی تکلیف پر دل موم ہو جاتا ہے۔ بلکہ غیر جنس حیوان کی مصیبت پر بھی پگھل جاتا ہے۔ بعضوں کی طبیعت پر یہہ صفت اسقدر غالب آجاتی ہے کہ پاس چھوڑ دیتے ہیں۔ اور کیڑے پتنگے کا آزار روا نہیں رکھتے۔ بلکہ گھاس پات کاٹتے دیکھنا گوارا نہیں کرتے ✚

بیت

زیر پائیت گر بدانی حالِ مور۔ ہمچو حال تست زیر پائے پیل

اسمیں طوالت کرنا ترک ادب ہے۔ کیونکہ اہل محفل خود دانائے زبان۔ اور شناسائے راز نہان ہیں۔ انکے حضور ایسی ایسی یقینی اور بدیہی بات کو طول دینا۔ لقمان کو حکمت سکھانا ہے۔ عجب یہہ ہے کہ ایسے وقت خوش اور زمان دلکش کے درمیان کہ دماغ عالم کا روائح حاکمان نصفت گزین سے معطر ہے۔ اور مشام جہان کا فوائح عدالت ناظمان خوش آئین سے معنبر ہے۔ خورمی کے اسباب آمادہ۔ اور بیغمی کے ابواب کشادہ ہیں۔ زمانہ ہر دم مژدہ جنبری کا زمانیوں کے کان میں پہنچاتا ہے۔ اور العدل العدل کا آوازہ اطراف و اکناف سے آتا ہے۔ مظلوم خاطر خواہ داد پاتا ہے۔ دود پانی سے چھانا جاتا ہے۔ شیر بکری کی ہمواداری میں جیتا ہے۔ بھیڑیا بھیڑی کے ساتھ ایک چشمہ سے پانی پیتا ہے ✚

بایں ہمہ مظلوم جانور مجروح ہوکر کوتوں اور کیڑوں کے ہاتھ سے جاں بحق ہو جاتے ہیں۔ اور نظر توجہ کی کیوں نہیں پاتے ہیں ✚

شاہ جہان بادشاہ نے۔ ایک گھنٹی دروازہ پر لٹکا رکھی تھی کہ جب کوئی دادخواہ عرض کرنا چاہے۔ اسکو ہلا دے۔ ایکدن گھنٹی بجی۔ بادشاہ نے جو دیکھا۔ تو ایک بیل بھاری پکھال پانی سے لدا ہوا اسکو ہلا رہا ہے۔ بادشاہ نے سوچا کہ یہہ بھی دادخواہ ہے ✚

بیت

ہر کہ منظور گشت رحمان را۔ چوں نداند زبان حیوان را۔

حسب الحکم جب اسکا بوجھہ وزن کیا گیا تو بارہ من نکلا۔ اسی روز سے حکم دیا۔ کہ پانچ من سے زیادہ کوئی پکھال نہ بنا دے۔ آج تک پکھال شاہ جہانی ہندوستان میں مشہور ہے ✚

بے شبہہ ہمارے حاکم بیدار مغز اور رحم دل ہیں۔ شاہ جہانی عقل کے لباس سے ملبس ہیں۔ اور نوشیروانی عدل کے زیور سے مزین ہیں۔ رحم دلی جو سب کا کام ہے اور خاص ذمہ دار ایک بھی نہیں مثل مشہور ہے کہ (جو سب کا کام ہے وہ کسی کا بھی نہیں) اسلئے اس ضروری کام کی ذمہ داری کا انتظام لازم ہے۔ نہ اسوقت جب جانور جان سے بیزار ہو۔ سخت لاچار ہو۔ ضیق النفس میں گرفتار ہو۔ جیسے کی نبت گذر جانے کو غنیمت جانے ✚

نظم

رمق ماندہ را کہ جان از بدن۔ برآمد چہ سود انگبین در دہن۔
یکے گرز پولاد بر مغز خورد۔ کسی گفت صندل بمالش ببرد
ٹوٹے ہوئے سر پر صندل ملنا کیا فایدہ دیگا ✚

بلکہ تاکید شدید سے محافظان غلیظ اِس کام پر متعین ہوں۔ کہ مالکوں کو متنبہ کیا جائے۔ کہ جب قابل علاج ہوں۔ تو کام سے رہائی دیکر دانہ گھاس کی خبر گیری رکھیں ✚

لہذا مناسب بالا قب ہے کہ حسب رائے جہاں آرائے مہر ضیائے رائے صاحب اِس امر اہم کے لئے ممبران شرف تقرر پاویں ✚

کوائف دربار نہر سرہند

نہر سرہند کا موہانہ مقام روپڑ سے شروع ہے۔ اور یہہ نہر دریائے ستلج سے نکالی گئی ہے۔ قصبہ روپڑ ضلع انبالہ میں ایک بڑا دیرینہ قصبہ ہے۔ یہاں کے باشندے کہتے ہیں کہ اسم روپڑ روپا نگری سے بگاڑ کر بنایا گیا ہے۔ اِس ہی قصبہ میں لارڈ ولیم بینٹنک صاحب بہادر سابق گورنر جنرل ہند اور مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب مرحوم مالک پنجاب کی مشہور ملاقات ۱۸۳۱ء میں ہوئی تھی۔ اور اسی جگہہ سے اکبر بادشاہ کے زمانہ میں مرزا کندی بیگ جسکو عمارت وغیرہ میں کامل دستگاہ تھی بہ ہدایت صوبہ سرہند نے قریباً اسی موہانہ سے ایک نہر تیار کروائی تھی اور اُسکا نام نہر سرہند رکھا تھا۔ شاید اس باعث سے کہ وہ صوبہ سرہند کا تھا اس نہر کا نام بھی سرہند کے نام سے مشہور ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ انگریزوں نے یہہ نام مرزا کندی والی نہر کے نام سے لیا ہے ورنہ سرہند اور اِس نہر کا کوئی تعلق نہیں ہے مرزا کندی بیگ والی نہر جس میں ایک مرتبہ سرہند تک پانی پہنچ گیا تھا کثرت ریت کے باعث جو اکثر دریائے ستلج کے زور سے بہتا ہے کے ساتھ بہتا رہتا ہے یہہ نہر تہوڑے ہی عرصہ میں بند ہوگئی مگر لوگوں نے جہالت کے باعث مشہور کر دیا کہ دریائے ستلج کسی کو پانی نہیں دیتا ہے مگر ہماری دانست میں کچھہ تو اُسوقت کے انجینیروں کی کم تجربہ کاری اور کچھہ عدم دستیابی



آلات جدیدہ کے باعث اس نہر میں پانی جاری نہ رہ سکا۔ ابھی تک بعض بعض جگہ اس نہر کے نشیب موجود ہیں بلکہ اکثر اوقات برسات کے ایام میں پانی جمع ہوکر جاری رہتا ہے +

اگرچہ جدید نہر سرہند کے اجرائے کا خیال انگریزوں کو مدت سے تھا مگر پہلے ہی پہل سر جان لارنس صاحب سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب کے دور دوران میں مسٹر کرافٹن صاحب چیف انجنیر جنرل ہند نے جو اسوقت اسسٹنٹ چیف انجنیر پنجاب تھے اسکی اجرائے کی بابت دیکھ بھال کی اور پھر بعد اسکے تجاویز ہوتی رہی حتی کہ سنہ ۱۸۶۹ء میں ہماری سرکار نے کمر ہمت کی باندھ کر رفاہ عام کی خاطر اس کار عظیم کو شروع ہی کر دیا +

نہر سرہند جو ۲۴ - نومبر جمعہ کے روز سرکاری طور پر حضور جناب نواب معلی القاب گورنر جنرل بہادر کشور ہند اپنے دست مبارک سے جاری فرمائینگے ہر رنگ سے بڑی ہے - اور یہہ نہر نہ صرف ہندوستان کی نہروں بلکہ دنیا بھر کی نہروں سے عرض میں فوقیت لے گئی ہے اسکا وہ عرض جس میں پانی جاری رہیگا دو سو فیٹ ہے اور قریباً ۱۰ فٹ اوسط کی گہرائی ۳۹ میل تک ہے جہاں سے اسکی دو شاخیں ہو جاتی ہیں جو ریاست پٹیالہ و مالیر کوٹلہ و ضلع لودیانہ و نابھہ اور ضلع فیروزپور و سرسہ کے ریگستان میں شادابی اور سرسبزی کے لئے جاری رہینگی +

اغلب ہے کہ دریائے ستلج کا روپڑ تک کا پانی بالکل اس نہر میں آ جائیگا شاید برسات یا گرمی کے ایام میں کچھ پانی رہا کرے - ہم کو امید ہے کہ اسکار عظیم سے جس میں زر کثیر اور رب اوقات لاکھوں کی محنت کام میں آئی ہے ملک کی فائدہ رسانی اور قحط کے دفعہ میں بہت کچھ فائدہ ہوگا +

اس موقع پر ہم اس امر کے بیان سے باز نہیں رہ سکتے ہیں کہ بلاشبہ جناب مسٹر فنٹر صاحب انجنیر نے اپنے قابل مددگار جناب مسٹر ریڈ صاحب و جناب مسٹر ہیم صاحب و دیگر صاحبان کے لایق امداد سے اس نہر کی تعمیر میں بہت سی محنت اٹھا کر فخر حاصل کیا +

باشندگان روپڑ میں بطور کہاوت مشہور ہے کہ جناب شیخ پیر صاحب نے دریائے ستلج کے کنارہ پر ایک پیپل کے درخت (جو اب تک موجود ہے) اور جہاں دریائے ستلج ایک عجیب کیفیت دکھلاتا ہے اسکے نیچے بیٹھکر ایک گیت جو عنقریب تمام مسیحی ممالک میں مختلف زبانوں میں گایا جاتا ہے تصنیف کیا تھا بطور نمونہ اس گیت کے اردو ترجمہ کے دو چار شعر ذیل میں ہم درج کرتے ہیں اور وہ یہہ ہیں +

گرین لینڈ کے ملک سرد سے + اور ہند و چین سے بھی
اور حبش سے جہاں چشمے + بخشش دیتے تازگی
دریا میداں پہاڑ سے + ہر قوم سے ہر زبان
لوگ منت کر یہہ کہتے + دکھاؤ راہ آسمان

آخر میں ہم اس امر کا اظہار نہایت ہی انسب سمجھتے ہیں کہ چشمہ آبحیات جاری ہے اور وہ عظیم الشان نہر جو خدا کے فضل کے تخت سے نکلتی ہے اور جس میں ہر ایک گنہگار کے ناپاک دل پاک ہو سکتے ہیں ہر ملک ہر دیار ہر شہر ہر قریہ ہر دیہہ ہر ایک فرد بشر کے پاس بہہ رہی ہے چنانچہ لکھا ہے کہ پھر اسنے آبحیات کی ایک صاف ندی دکھائی جو بلور کی طرح شفاف اور خدا اور برہ کے تخت سے نکلتی ہے +

شعر

ایک چشمہ شافی جاری ہے + مسیح کے لہو کا
جو اس میں غسل پاتا ہے + ضرور صاف ہوویگا

اخبارات تاربرقی

لنڈن ۱۴ - نومبر - آج مسٹر گلیڈسٹون صاحب نے معاملات مصر کی نسبت اپنے اقرار کے مطابق تقریر کی اور بیان کیا کہ گورنمنٹ انگلستان گورنمنٹ مصر کے ساتھ اس امر کا فیصلہ کرنیوالی ہے کہ انگریزی افواج کب تک مصر پر قابض رہیں اور مصارف کا بندوبست کیا ہو +

تازہ خبر دنیسے معلوم ہوا کہ تمکہ مسئلہ میں ابتک فیصلہ بالکل نہیں ہے +

لنڈن - ۱۶ - نومبر - برٹش گورنمنٹ نے بابجالی کی اس تجویز کو پسند نہیں کیا کہ ترکی کمشنر مصر کو بھیجے جاویں +

قاہرہ - ۱۵ - نومبر - ایک ہزار مصری سپاہی سوئز سے سوڈان کو روانہ ہوئے ابھی اور تیار ہو رہے ہیں سلیمان پاشا نے شہادت دی ہے کہ سکندریہ کو آگ لگانے اور خدیو کو قتل کرنے کا حکم اسکو عربی پاشا نے دیا تھا +

لنڈن - ۱۹ - نومبر ۱۸۸۲ء حضور جناب قیصر ہند کے حضور جو لشکر قواعد کل کے روز مقام سینٹ جیمس پارک میں بڑی دھوم دھام کے ساتھ ہوئی تھی - مندرجہ ذیل اشخاص کو نیک نامی کا خطاب ملا جنرل سر جان اداگی کو جی - سی - بی کا خطاب ملا - جنرلان ولسن - ہیلے - گریہم - ڈروری لو - مارش - ہنبری - اور اڈملر - ڈاول - ہاسکنس کو [illegible] رسل اشرم ہم - ان سب کو کے - سی - بی کا خطاب ملا - اور مندرجہ ذیل کو سی - بی کا خطاب ملا +

جنرل ارل - کرنل جیمس برون - وسلی - گلبوئے - لکھانٹ - ایپٹن - ہٹر - کمانٹن - جرارڈ - سٹرونیزی - اور سرجن جنرل کلوں - سمتھہ - اور جوک - انرکانٹ - جنرل میکفرسن اور اڈملر سیوٹ صاحبان کو کے - سی - ایس - آئی کا خطاب ملا - اُن افسران کو جنکو خدیو مصر نے تمغہائے عثمانی مجیدی دیا تھا اجازت ملی کہ انکو پہنا کریں +

لودیانہ

۳۰ نومبر کو جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ واسطے پیشوائی جناب نواب معلی القاب جناب گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند کے بمقام رو پڑ تشریف لے گئے ہیں سنا ہے کہ تحصیلدار صاحب لودیانہ کے چوری ہو گئی ہے اہالیان پولیس واسطے گرفتاری چور و مال مسروقہ میں سرگرم ہیں۔ عشرہ محرم الحرام بڑی دھوم دھام سے ہوا یعنے سیکڑوں آدمی برہنہ سر و پا تازیوں کے آگے آگے روتے پیٹتے چلتے پھرتے نظر آتے تھے اور مرثیہ خوانی بھی خوب ہوتی جاتی تھی اور آواز نالہ و بکا بھی بلند تھی تمام شب اور تمام دن شہر میں یہی اجتماع ہزارہا آدمیوں کا رہا دو بجے دن کے تمام تازیے شہر سے کربلا میں لے گئے اور آٹھ بجے رات تک دفنائے گئے وہاں بھی آدمیوں کا بڑا ہجوم تھا۔ اور دودکاندار بھی وکانیں جمائے بہت کثرت سے تھے اور خرید و فروخت چیزوں کی خوب تھی۔

غزل

مرزا صنیف حمید الدین سالک سیالکوٹ

(۱) ہے خالق ہے خلقت کا مسیح بانی ہے فطرت کا۔
وہی باعث ہے قدرت کا وہی موجد ہے حکمت کا

(۲) مسیح کی مہر و رحمت کا بڑا ہے شور عالم میں۔
وہ منبع محبت ہے وہ معدن لطف و الفت کا

(۳) ہا دنیا سے جی سیر نہیں لگتا ہے دل اپنا۔
ہوا اب شوق دل میں ہے مسیحا کی ولایت کا

(۴) نہو کیوں مضطرب خاطر ہمارا بیقراری میں۔
اُٹھا ہے شوق اب دل میں مسیحا کی زیارت کا

(۵) مہر سے دلبر میرے جانی میرے خالق میرے بانی۔
تو شکل اپنی دکھا جانی تیری مشتاق صورت کا۔

(۶) مسیح کی حسن و خوبی کا بیاں کس سے بھلا ہووے۔
لطافت کا صداقت کا شرافت کا محبت کا۔

(۷) مسیحا آپ حافظ ہے میرے تن کا میری جاں کا۔
نہ خطرہ مجھ کو آفت کا نہ ڈر ہے مجھکو زحمت کا۔

(۸) مسیح کے خون کا اور روح حق کا کام ہے یارو۔
مٹا دینا گناہوں کا دفعہ کرنا نجاست کا۔

(۹) کلام حق میں آیا ہے جو تم مانگو گے پاؤ گے۔
یقیں کامل رکھو ہے شرط عیسیٰ کی سخاوت کا

(۱۰) نہیں منظور یزداں ہیں بھروسہ جو کر رکھتے ہیں۔
مروت کا شجاعت کا ریاضت کا عبادت کا

(۱۱) وہی منظور ایزد میں یقیں کامل جو رکھتے ہیں۔
مسیحا کے کفارہ کا مسیحا کی کفالت کا۔

(۱۲) مسیحا کر علاج اب تو میرے دل کی خباثت کا
شرارت کا نجاست کا ضلالت کا جہالت کا۔

(۱۳) میری یہہ عرض ہے تجھ سے مجھے فردوس دلوانا۔
تو ہی سردار رضواں ہے تو ہی مالک ہے جنت کا۔

(۱۴) مسیح کی خاص خدمت کا بہت مشتاق ہے سالک۔
نہیں کچھ شوق دولت کا نہیں ہے شان و شوکت کا۔

(۱۵) وہ جنسے جانتے تھے جلانساں گناہ کے کیچ میں پیارے
کفارہ تو ہوا اب کا شکر ہے تیری رحمت کا

(۱۶) مسیح تمکو دلا دیگا خدا سے پاک جنت کو۔
اگر کامل بھروسہ ہے مسیحا کی سفارت کا

(۱۷) نہیں کچھ فخر دولت کا نہ ہے نیک کاموں کا
مگر دل میں یقیں ہے مسیحا کی شفاعت کا

(۱۸) پکارا جب مسیحا نے اُٹھا لاذر تھا تربت سے
وہیں قایل ہوا عالم مسیح مریم کی قدرت کا

(۱۹) لگا پھانسی یہود نے خود مسیحا کو پکڑ وا کر۔
مزہ اُسنے وہیں حاصل کیا اپنی شرارت کا

(۲۰) مسیح کا جو کہ دشمن ہے مخالف ہے خدا کا وہ۔
وہ فرزند شرارت ہے وہ بیٹا ہے ہلاکت کا۔

(۲۱) جنہوں نے جان اپنی کی تصدق نام عیسیٰ پر۔
انہیں منصب خدا دیگا آخر کو شہادت کا۔

(۲۲) حقیقی جو مسیحی ہیں وہ استحقاق رکھتے ہیں۔
مسیحا کی شہادت کا مسیحا کی کرامت کا

(۲۳) کرو سالک شکر اسکا بچایا جسنے عصیاں سے
رہا کچھ خوف نہ خطرہ تمہیں اپنی فضیحت کا۔

اشتہار اشاعت

سبھی بھائیوں کو معلوم ہووے کہ یہہ مطبع ایک مدت سے ماہواری رسالہ عوام الناس کے فایدہ کے لیے چھاپ رہا ہے اس رسالہ کی غرض یہہ ہے کہ نہایت سلیس عبارتیں انسانی زندگی گنہگاری اور نجات دہندہ کی خبر طرح طرح کے پیرایہ میں لاکر ناظرین کے پیش کیا کرے۔ اور شرط یہہ ہے کہ کوئی ایسا کلمہ یا خیال نہو جس سے ناظرین کا تعصب جوش میں آجاوے یا انکے مذہبی خیالات کو چوٹ لگے بلکہ صرف اس آسمانی اور حقیقی نور کو دکھاوے جو کہ سب اور چھوٹی چھوٹی روشنیوں کو نیست کر دیتا ہے۔ لہذا احباب سے التماس ہے کہ اس کا خیر میں مدد دیویں یعنے رسالہ تصنیف کر کے اور خوش خط لکھ کے مشتہر کے نام روانہ کیا کریں جو کہ بشرط عمدگی و پسندیدگی نمبر وار شایع ہوا کرینگے۔ اس رسالہ میں ہر بار سو الفاظ سے زیادہ گنجایش نہیں ہے۔

المشتہر

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب مہتمم مشن پریس لودیانہ

نورافشاں

قیمت سالیانہ بلامحصول عہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے | قیمت سالیانہ معہ محصول عہ

نمبر ۴۷ جلد ۱۰ | لودیانہ ۲۳ نومبر ۱۸۸۶ع | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

ایک انگریزی کمپنی نے جاپان کے ایک شہر میں برقی روشنی کی ہے = دہلی میں ایک نئے ہسپتال کی تجویز ہو رہی ہے = کچھ دل چلے ملتانی ایک کپڑا بنانیکا کارخانہ جاری کرنا چاہتے ہیں = سرکاری محکمہ تار برقی روپڑ اور لودیانہ کے درمیان سلسلہ تار قایم کریگا = سرجان اینڈی خدمات مصر کے صلے میں بیرنٹ بنائے جاینگے = چین کے جنوب و غرب میں قحط نمایاں ہے = ڈاکٹر بوئل سنسکرت کے مشہور فاضل گزر گئے = لکھنؤ میں دربار کے لئے وغیرہ کے تیاریاں ہو رہی ہیں = چین میں افیون کی فصل اس سال بالکل ماری گئی ہے = کوئٹہ میں بھگوت سبھا نام ایک مذہبی سوسائٹی قایم ہوئی ہے = ۱۸ ماہ نومبر ۱۸۸۶ع کو ڈاکٹر ہنٹر صاحب جیپور کی طرف تشریف لیگئے = سر گارنٹ ولزلی ہندوستان کے آیندہ کمانڈر انچیف ہونگے = حکم دیاگیا کہ نوٹوں والے رومال ہند میں نہ آنے پاویں = دارالسلطنت فرانس کے بازاروں میں چوبی فرش بنیگا = آٹھویں دیسی فوج کے میجر ویب صاحب نے ولایت میں خودکشی کی = انگلستان میں کوشش سرگرم ہے کہ اتوار کو شراب نہ بکے = بمبئی میں فن موسیقی کے متعلق ایک سوسائٹی مقرر کی گئی = سپین کے انگریزی وکیل کو سی۔ بی کا خطاب دیاگیا = بانکے پور کے سید ولایت علیخان کو نواب کا خطاب عطا ہوا = حیدرآباد دکن کی رعایا نے سلف گورنمنٹ کے حصول کی خواہش ظاہر کی ہے = پرنس آف ویلز کی سالگرہ کی تقریب میں ۹ تاریخ کو مدراس کی عدالتیں بند تھیں = شہزادہ ویلز کے ہندوستانی تحفے ناگ کی نمایش میں بھیجے گئے = شمالی امریکا میں فرنشیا نامی جہاز سمندر میں جل گیا = کہتے ہیں کہ مصر کے جزیرہ مسووا پر انگریز قابض ہو گئے = میونسپلٹی مدراس کو پچھلے سال روپئے آٹھ لاکھ آمدنی ہوئی = زیور کے لالچ سے ایک بچے کو قتل کرنے پر احمدنگر میں ایک مرہٹہ عورت کو پھانسی ملی = تازہ خبر سے معلوم ہوا ہے کہ کرمیں اب ہیضہ بالکل نہیں رہا = شاہ برہما تو صلح کرنا چاہتے ہیں مگر انگریز کو ابھی منظور نہیں = کلکتہ میں سات مہینے کی لڑکی ماں کی غفلت سے جلکر مر گئی = سرجان اینڈی خدمات مصر کے صلے میں بیرنٹ بنائے جاینگے = یکم و دوم جنوری کو کلکتہ زولوجیکل گارڈن میں کتے بلیوں کی نمایش ہوگی = روپڑ آج حضور نواب معلی القاب جناب گورنر جنرل اجلاس کشور ہند مع اپنے افسران ذی شان اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ممالک پنجاب مقام مذکور میں رونق افروز ہوئے = آج حضور نواب گورنر جنرل کشور ہند نہر سرہند اور کارخانجات نہر کا ملاحظہ فرماوینگے = مہاراجگان پٹیالہ و جیند و نابھہ و نالہ گڈہ و نواب صاحب مالیر کوٹلہ آج ہی حضور معتبر الیہ سے کیمپ میں ملاقات کرینگے = جمعہ کے روز ۲۴ نومبر کو وقت دوپہر حضور ممدوح الوصف اپنے دست مبارک سے نہر سرہند کو کھولینگے = مسٹر اکزانڈرسن صاحب افسر جنگلات کلو و مسٹر این ڈبلیو پین صاحب اسسٹنٹ کمشنر کلو و سید عالم شاہ صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور حضور ویسرائے صاحب کے کیمپ کے متعلق خاص کام پر روپڑ میں مقرر ہوئے ہیں = ولایت کے اخبارات لکھتے ہیں کہ ولاور خان حاکم میمنہ اور اسحاق خان حاکم ترکستان میں کچھ ان بن ہو گئی ہے = چین ہانگ کانگ ٹیلی گراف اخبار لکھتا ہے کہ دنیا کے شہنشاہوں میں سب سے پست قد شہنشاہ چین ہیں جنکا قد ۴ فٹ ۳ انچ ہے = میرٹھ میں ایک سخت زلزلہ آیا۔ لوگ کانپ اٹھے گمان ہوا کہ شاید بنگلہ بن اوڑ گیا۔ بعد معلوم ہوا کہ جو نجال ہے = پشاور میں پشتو زبان کا امتحان ہوگیا۔ کل ۲۳ امیدوار تھے انمیں سے سات اعلیٰ درجہ میں اور ۱۰ ادنیٰ درجہ میں پاس ہوئے = پنجاب کے مڈل سکولوں کا امتحان علمائے پنجاب یونیورسٹی کے سپرد ہو جائیگا = ہندوستان کے ڈاکخانوں میں بھی عنقریب ہی جوابی کارڈ جاری ہو جائینگے = کاشی پور میں آگ لگ گئی۔ بہت سے مکانات جل گئے = شاہ سیام کا ایک سفید ہاتھی مر گیا = دکن کے بعض حصوں میں فصل ربیع کے لئے بارش کی سخت ضرورت ہے = سرکاری طور سے خبر ملی ہے کہ گورکھا کی پلٹن جو تعداد میں کم بیٹھ ہیں۔ اُن کی ہر پلٹن میں نو سو بارہ سپاہی مستقل رہیں گے = سال حال کی دوسری سہ ماہی یعنے یکم اپریل سے ۳۰ جون تک ہندوستان کی ریلوں پر ایک ہزار تراسی حادثات وقوع میں آئے =